30 مارچ 1961

ازعدالت الاعظمیٰ

پورن لال لکھن پال
بنام
صدر جمہوریہ ہند و دیگران

(پی۔ بی۔ گجیندرا گڈکر، اے۔ کے۔ سرکار، کے۔ این۔ وانچو، کے۔ سی۔ داس گپتا اور این۔ راجا گوپالا آئینگر، جسٹسز)

پارلیمانی انتخابات۔ جموں وکشمیر کے لئے مختص نشستیں۔ انتخابات کا طریقہ۔ صدر کی طرف سے کی گئی ترمیم۔ آئینی۔ آئین ہند، آرٹیکل 81، 370 (1)۔ آئین (جموں وکشمیر پر اطلاق) آرڈر، 1954، پیرا 5 (سی)۔

ایوان نمائندگان (لوک سبھا) میں ریاست جموں وکشمیر کو چھ نشستیں الاٹ کی گئی ہیں اور ان نشستوں پر انتخاب عام طور پر آئین کے آرٹیکل 81 (1) کے تحت براہ راست انتخابات کے ذریعے ہونا چاہئے تھا لیکن صدر جمہوریہ نے آرٹیکل 370 (1) کے تحت آرٹیکل 370 (1) کے تحت آرٹیکل 5 (جموں وکشمیر پر اطلاق) آرڈر کے پیرا 5 (سی) میں ترمیم کی، 1954ء میں اس بات کا اعادہ کیا گیا تھا کہ "ایوان نمائندگان میں ریاست کے نمائندوں کا تقرر ریاست کی مقننہ کی سفارشات پر صدر جمہوریہ کے ذریعہ کیا جائے گا"۔ درخواست گزار جس نے خود کو رجسٹرڈ ووٹر ہونے کا دعویٰ کیا اور ہندوستان کے کسی بھی پارلیمانی حلقے سے انتخاب کے اہل ہونے کا دعویٰ کیا کہ صدر نے جب یہ ترمیم کی تو انہوں نے اپنے اختیارات سے تجاوز کیا کیونکہ اس طرح انہوں نے ایوان نمائندگان کے براہ راست انتخابات کو نامزدگی کے ذریعے تبدیل کیا جو وہ نہیں کرسکتے تھے، اور مذکورہ ترمیم آرٹیکل 81 میں بنیادی تبدیلی کے مترادف ہے اور آرٹیکل 370 (1) کے

تحت جائز نہیں ہے۔

انہوں نے کہا کہ آرٹیکل 370 (1) میں استعمال ہونے والے لفظ" ترمیم" کو آئین کے تناظر میں وسیع ترمعنی دیا جانا چاہئے اور اس لحاظ سے اس میں ایک ترمیم بھی شامل ہے اور اسے ایسی ترامیم تک محدود نہیں کیا جاسکتا ہے جو کوئی " بنیادی تبدیلی" نہ کریں۔ اس ترمیم میں کہا گیا ہے کہ صدر جمہوریہ ریاستی مقننہ کی سفارش پر نامزدگی کریں گے جو صرف ووٹنگ کے ذریعہ ایسا کرسکتی ہے، اور اس میں یہ اہتمام کیا گیا ہے کہ نشستیں بالواسطہ انتخابات کے ذریعہ بھری جائیں گی نہ کہ براہ راست انتخابات کے ذریعہ۔ اس طرح انتخابات کا عنصر اب بھی موجود ہے اور آرٹیکل 81 میں کوئی بنیادی تبدیلی نہیں کی گئی تھی اور صدر کے پاس ترمیم کرنے کا اختیار تھا جو انہوں نے کیا تھا۔

دہلی لاء ایکٹ، 1912 (1951) میں ایس سی آر 747 کو ممتاز کیا گیا۔

اصل دائرہ اختیار: 1957 کی رٹ پٹیشن نمبر 139۔

بنیادی حقوق کے نفاذ کے لئے آئین ہند کے آرٹیکل 32 کے تحت عرضی۔

درخواست گزار کی طرف سے آر وی ایس مانی۔

مدعا علیہ نمبر 2 کی طرف سے سالیسٹر جنرل آف انڈیا سی کے دپتاری، بی سین اور آر، ایچ دھیبر۔

30 مارچ 1961ء کو عدالت کا فیصلہ سنایا گیا۔

جسٹس وانچو ۔ یہ عرضی آئین کے آرٹیکل 370 (1) کے تحت صدر جمہوریہ کی طرف سے بنائے گئے آئین (جموں وکشمیر پر اطلاق) آرڈر، 1954 (اس کے بعد آرڈر کہا جاتا ہے) کی ایک شق کی آئینی حیثیت کو چیلنج کرتی ہے۔ درخواست گزار کا معاملہ یہ ہے کہ وہ دہلی کے پارلیمانی حلقہ میں رائے دہندگان کے طور پر رجسٹرڈ ہیں۔ اس طرح انہیں ہندوستان کے کسی بھی پارلیمانی حلقے سے انتخاب لڑنے کا حق حاصل

ہے۔ ایوان نمائندگان (لوک سبھا) میں ریاست جموں وکشمیر کے لئے چھ نشستیں مختص کی گئی ہیں۔ عام طور پر، ان نشستوں کا انتخاب آرٹیکل 81(1) کے تحت ریاستوں کے علاقائی حلقوں سے براہ راست انتخاب کے ذریعہ ہونا چاہئے تھا۔ لیکن صدر جمہوریہ نے اس آرٹیکل میں ترمیم کی جہاں تک اس کا تعلق ریاست جموں و کشمیر سے ہے، آرڈر کے پیرا 5 (سی) کے ذریعہ ان الفاظ میں:

آرٹیکل 81 کا اطلاق اس ترمیم سے ہوگا کہ ایوان نمائندگان میں ریاست کے نمائندوں کا تقرر ریاست کی مقننہ کی سفارش پر صدر جمہوریہ کے ذریعہ کیا جائے گا۔

درخواست گزار کا مؤقف ہے کہ جب صدر نے یہ ترمیم کی تو انہوں نے اپنے اختیارات سے تجاوز کیا کیونکہ اس طرح انہوں نے ایوان نمائندگان کے براہ راست انتخابات کو نامزدگی کے ذریعے تبدیل کر دیا جو وہ نہیں کر سکے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ آرٹیکل 81 میں بنیادی تبدیلی ہے جیسا کہ ریاست جموں وکشمیر پر لاگو ہوتا ہے اور آرٹیکل 370 (1) کے تحت ترمیم کے طور پر جائز نہیں تھا۔ لہذا وہ دعا کرتے ہیں کہ کی گئی ترمیم کو غیر آئینی قرار دیا جائے اور ریاست جموں وکشمیر کی مقننہ کی سفارش پر ایوان میں نامزد افراد کے خلاف ایک رٹ جاری کی جائے جس میں انہیں پارلیمنٹ کے رکن کے طور پر کام کرنے سے روکا جائے:

اس سوال کے علاوہ کہ آیا درخواست گزار کو آرٹیکل 32 کے تحت اس درخواست کو برقرار رکھنے کا کوئی بنیادی حق ہے، ہماری رائے ہے کہ اس میں کوئی طاقت نہیں ہے۔ آرٹیکل 370 کا متعلقہ حصہ جس سے ہمارا تعلق ہے وہ ان الفاظ میں ہے:

''اس آئین میں کچھ بھی ہونے کے باوجود:

(د) اس آئین کی دیگر دفعات کا اطلاق اس ریاست (یعنی ریاست جموں وکشمیر) کے حوالے سے ہوگا جو ایسی استثنیات اور ترامیم کے تابع ہوں گی جو صدر کے حکم سے بیان کی جائیں۔

آرٹیکل 370 واضح طور پر ریاست جموں وکشمیر کی خصوصی حیثیت کو تسلیم کرتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ صدر کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اس ریاست پر آئین کی دفعات کا اطلاق اس طرح کے استثنیات اور ترمیموں کے ساتھ کرے جیسا کہ صدر حکم کے ذریعہ بیان کریں۔ لہٰذا صدر کے پاس یہ کہنے کا اختیار ہے کہ آئین کی بعض شقوں کا اطلاق ریاست جموں وکشمیر پر نہیں ہوگا اور ایسے حکم کی صورت میں وہ دفعات اس

ریاست پر لاگو نہیں ہوں گی۔ استثنٰی دینے کے اس اختیار کے علاوہ جس کے ذریعے آئین کی بعض دفعات اس ریاست پر لاگو نہیں ہوں گی، صدر کو یہ اختیار بھی دیا گیا ہے کہ وہ آئین کی دفعات کو ایسی ترامیم کے ساتھ لاگو کر سکے جو وہ کرنا مناسب سمجھتا ہے۔ درخواست گزار کی طرف سے دلیل یہ ہے کہ آرٹیکل 370 (1) میں ترمیم کا مطلب اس ریاست پر لاگو کرنے کے مقصد کے لئے آئین میں ترمیم نہیں ہے اور یقینی طور پر ایسی ترمیم شامل نہیں ہوگی جو آئین کی دفعات میں بنیادی تبدیلی کرے گی۔ اس سلسلے میں وہ دہلی لاء ایکٹ، 1912 ((1951) ایس سی آر 747) میں کانیا، چیف جسٹس اور مہاجن، جسٹس کے مشاہدات پر انحصار کرتے ہیں۔ کانیا سی جے نے لفظ" ترمیم" کے معنی سے نمٹنے کے بعد ایسا لگتا ہے کہ لفظ" ترمیم" جیسا کہ اس سیاق وسباق میں استعمال کیا گیا تھا جس میں وہ بول رہا تھا، بنیادی تبدیلی کے بغیر صرف تبدیلی کا مطلب ہے۔ مہاجن جے نے یہ بھی کہا کہ ان سے پہلے سیاق وسباق میں استعمال ہونے والے لفظ" ترمیم" میں" کوئی مادی یا قابل ذکر تبدیلی" شامل نہیں تھی۔ لہذا درخواست گزار کا کہنا ہے کہ چونکہ حکم نامے میں براہ راست انتخابات کی جگہ نامزدگی دی گئی ہے اس لیے صدر جمہوریہ کی جانب سے ریاست جموں وکشمیر پر اس کے اطلاق میں آرٹیکل 81 میں بنیادی تبدیلی کی گئی ہے اور اس لیے آرٹیکل 370 (1) میں استعمال ہونے والے لفظ "ترمیم کا جواز نہیں ہے اور صدر نے اس آرٹیکل کے تحت اپنے اختیارات سے تجاوز کرتے ہوئے یہ انقلابی تبدیلی کی ہے۔

اس سے پہلے کہ ہم اس بات پر غور کریں کہ آرٹیکل 370 (1) کے سیاق وسباق میں لفظ" ترمیم" کا کیا مطلب ہے، آئیے دیکھتے ہیں کہ صدر نے آرٹیکل 81 میں ترمیم کے معاملے میں اصل میں کیا کیا ہے۔ ترمیم میں کہا گیا ہے کہ ریاست جموں وکشمیر کے عوام کے ایوان میں چھ نشستیں اس ریاست کی مقننہ کی سفارش پر صدر جمہوریہ کی طرف سے نامزدگی کے ذریعہ بھری جائیں گی۔ اب فارم میں نشستیں صدر کی طرف سے نامزدگی کے ذریعہ بھری جائیں گی۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس ترمیم میں ایوان نمائندگان کی ان نشستوں پر براہ راست انتخابات کی جگہ بالواسطہ انتخابات کا اہتمام کیا گیا ہے۔ ترمیم میں کہا گیا ہے کہ صدر ریاست کی مقننہ کی سفارش پر ان چھ نشستوں پر ممبروں کو نامزد کریں گے۔ لہذا صدر کو صرف ان لوگوں کو نامزد کرنا ہوگا جن کی سفارش ریاست کی مقننہ نے کی ہے، جو بالغ رائے دہی پر منتخب ہوتی ہے۔ اب مقننہ اس مقصد کے لئے سفارش کرنے کا واحد طریقہ ووٹنگ ہے۔ لہذا صدر جمہوریہ کی جانب سے کی گئی ترمیم یہ ہے کہ ریاست جموں وکشمیر سے عوام کے ایوان کی چھ نشستیں بالواسطہ انتخابات کے ذریعے بھری جائیں گی نہ کہ براہ راست انتخابات کے ذریعے۔ ان نشستوں کو بھرنے کے معاملے میں اب بھی انتخابات کا عنصر باقی ہے، حالانکہ اسے

بالواسطہ بنایا گیا ہے۔ ان حالات میں یہ کہنا ممکن نہیں ہوگا کہ آرڈر کے ذریعے کی گئی ترمیم سے آرٹیکل 81 میں بنیادی تبدیلی آئی ہے۔

لیکن اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ اس ترمیم کے ذریعے بالواسطہ انتخابات کا آغاز آرٹیکل 81(1) کی دفعات میں بنیادی تبدیلی ہے، تو بھی یہ سوال باقی ہے کہ آیا اس طرح کی ترمیم آرٹیکل 370(1) میں استعمال ہونے والے لفظ" ترمیم" کے ذریعہ جائز ہے یا نہیں۔ ہم یہاں ایک ایسے آئین کی شق پر بات کر رہے ہیں جس کی کسی بھی تنگ نظری سے تشریح نہیں کی جا سکتی۔ دہلی لاز ایکٹ کیس (1951) ایس سی آر 747 میں جو سوال زیر غور آیا وہ ماتحت قانون سازی میں ماتحت اتھارٹی کو تفویض کرنے کے اختیار سے متعلق تھا۔ اسی تناظر میں یہ مشاہدے کیے گئے تھے کہ جب قانون میں" ترمیم" کا لفظ استعمال کیا گیا تھا تو اس کا مقصد یہ تھا کہ مرکزی حکومت کچھ قوانین کو بغیر کسی بنیادی تبدیلی کے پارٹ سی ریاستوں تک توسیع دے گی۔ لیکن موجودہ معاملے میں ہمیں آئین کے تناظر میں آرٹیکل 370(1) میں استعمال ہونے والے لفظ" ترمیم" کا مطلب معلوم کرنا ہوگا۔ جیسا کہ ہم پہلے ہی کہہ چکے ہیں کہ دفعہ 370(1) کو نافذ کرنے کا مقصد ریاست جموں وکشمیر کی خصوصی حیثیت کو تسلیم کرنا اور صدر جمہوریہ کو اس ریاست پر آئین کی دفعات کو لاگو کرنے کا اختیار دے کر اس خصوصی حیثیت کو فراہم کرنا تھا۔ ہم پہلے ہی نشاندہی کر چکے ہیں کہ استثنیٰ دینے کے اختیار کا مطلب یہ ہے کہ صدر یہ فراہم کر سکتا ہے کہ آئین کی ایک خاص شق اس ریاست پر لاگو نہیں ہوگی۔ لہٰذا اگر صدر کو یہ اختیار دیا جاتا ہے کہ وہ آئین کی کسی بھی شق کو ریاست جموں وکشمیر پر لاگو کرنے میں مکمل طور پر لاگو کر دیں تو ایسا لگتا ہے کہ جب انہیں ترمیم کرنے کا اختیار بھی دیا جاتا ہے تو اس اختیار پر اس کے وسیع تر دائرے میں غور کیا جانا چاہیے۔ اگر وہ ریاست جموں وکشمیر پر آئین کی کسی خاص شق کو مکمل طور پر لاگو کر سکتے ہیں تو ہمیں یہ سوچنے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ آئین کا ارادہ یہ نہیں تھا کہ انہیں ریاست جموں وکشمیر پر اس کے اطلاق میں کسی خاص شق میں ترمیم کرنے کا اختیار حاصل ہو۔ ہمیں ایسا لگتا ہے کہ جب آئین نے آرٹیکل 370(1) میں لفظ "ترمیم" کا استعمال کیا تھا تو ارادہ یہ تھا کہ صدر کے پاس آئین کی دفعات میں ترمیم کرنے کا اختیار ہوگا اگر وہ ریاست جموں وکشمیر پر ان کے اطلاق میں مناسب سمجھتے ہیں۔ آکسفورڈ انگلش ڈکشنری (جلد 6) میں لفظ "ترمیم" کا مطلب دیگر چیزوں کے ساتھ ساتھ" جزوی تبدیلیاں کرنا" ہے۔ اس کی کچھ خصوصیات کے سلسلے میں (بطور شے) تبدیل کرنا؛ بنیادی تبدیلی کے بغیر تبدیل یا مختلف ہونا"۔ اسی طرح لفظ" ترمیم" کا مطلب ہے" کسی شے میں اس کی بنیادی نوعیت یا کردار کو تبدیل کیے بغیر تبدیلیاں کرنے کا عمل۔ اس طرح تبدیل ہونے کی حالت؛ جزوی تبدیلی"۔ درخواست گزار کی طرف سے" بنیادی تبدیلی کے بغیر تبدیل یا تبدیل کرنے" کے معنی

پر زور دیا جا رہا ہے۔ لیکن یہ لفظ" ترمیم" یا" ترمیم" کا واحد مطلب نہیں ہے۔ لفظ" ترمیم" کا مطلب" جزوی تبدیلیاں کرنا" بھی ہے اور" ترمیم" کا مطلب ہے" جزوی تبدیلی" ۔ لہٰذا اگر صدر نے براہ راست انتخاب کے طریقہ کار کو بالواسطہ انتخابات میں تبدیل کر دیا تو وہ آرٹیکل 81 میں جزوی تبدیلی یا جزوی تبدیلی کر رہے تھے اور اس لیے موجودہ معاملے میں کی جانے والی ترمیم اس لفظ کی ڈکشنری کے معنی کے اندر بھی ہوگی۔ لیکن، قانون میں، لفظ "ترمیم" کا ایک وسیع تر مطلب ہے کے" الفاظ اور جملے" میں، لفظ" ترمیم" کا بنیادی مطلب" محدود کرنا" یا" محدود کرنا" کے طور پر دیا گیا ہے لیکن اس کا مطلب" مختلف ہونا" بھی ہے اور اس کا مطلب" توسیع" یا "توسیع" بھی ہوسکتا ہے۔ لہذا قانون میں لفظ" ترمیم" کا مطلب صرف" مختلف" ہوسکتا ہے، یعنی ترمیم؛ اور جب آرٹیکل 370 (1) کہتا ہے کہ صدر جمہوریہ ایسی ترامیم کے ساتھ ریاست جموں وکشمیر پر آئین کی دفعات کا اطلاق کر سکتے ہیں جس کا وہ حکم کے ذریعہ وضاحت کریں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ریاست جموں وکشمیر پر آئین کے اطلاق میں آئین کی دفعات میں تبدیلی (یعنی ترمیم) کر سکتے ہیں۔ لہذا ہماری رائے ہے کہ آئین کے تناظر میں ہمیں آرٹیکل 370 (1) میں استعمال ہونے والے لفظ" ترمیم" کے معنی کو وسیع تر اثر دینا چاہئے اور اس معنی میں اس میں ایک ترمیم بھی شامل ہے۔ آرٹیکل 370 (1) میں استعمال ہونے والے لفظ" ترمیم" کو صرف ایسی ترامیم تک محدود کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے جو کوئی " بنیادی تبدیلی" نہیں کرتے ہیں۔ لہٰذا ہماری رائے ہے کہ صدر کے پاس وہ ترمیم کرنے کا اختیار تھا جو انہوں نے آئین کے آرٹیکل 81 میں کیا تھا۔ لہذا درخواست ناکام ہوجاتی ہے اور اس کے ذریعہ قیمت کے ساتھ خارج کردی جاتی ہے۔

درخواست مسترد کر دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.05.09 16:03
I am the author of this document